ابراہام لنکن Abraham Lincoln 1804-1865ء(56سال)

تلاش رزق میں بے خانماں جگہ جگہ پھرنے والے خانہ بدوش خاندان سے تعلق رکھنے والا، معمولی وضع کے لکڑ ہارے تھامس لنکن (Thomas Lincocn) کا لمبے بازوں، لمبی ٹانگوں اور چھوٹے سر کا بے ڈھنگا سا بیٹا ابراہام لنکن روایتی تعلیم سے بالکل عاری تھا۔ اسکی ماں زرد رنگ کی عمومی گھریلو خاتون تھی۔ جو پرآشوب اور کٹھن زندگی کے مصائب کا مقابلہ نہ کرسکی اور بیمار ہوکر مرگئی۔ ابراہام نے پہلی دفعہ نیواورلین New Orlean میں مٹیالے رنگ کے بے کس غلاموں کو گندے اور بوسیدہ لباس میں، جانوروں سے بدتر زندگی گزارتے دیکھا، تو رنجیدہ و آبدیدہ ہوگیا۔ جنکی زنجیروں کی جھنکار سن کر وہ دلگیر ہوکر پسیج گیا۔ اس نے اپنے آپ اور اپنے خدا سے غلامی کے اس مکروہ دھندے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا وعدہ کرلیا۔ تیس سال بعد غربت و تنگدستی میں پرورش پانے والا ابراہام واقعی یہ کارنامہ انجام دینے میں کامیاب ہوگیا۔ اور تیرویں دستوری ترمیم 13th Consitutional Ammendement سے منشور آزادی جاری کر دیا گیا۔ جس سے ملک کے تقریباً چالیس 40 لاکھ غلام آزاد ہوگئے۔

ابراہام لنکن (Abraham Lincoln)، یا ایبے Abby بارہ فروری 1809ء کو امریکی ریاست کنٹکی (Kuntucky) کے شہر ہاج وِل (Hodgevill) کی قریبی بستی نولن کریک (Nolin creek) میں پیدا ہوا۔ اس کا تعلق تلاش رزق میں بے خانماں جگہ جگہ پھرنے والے خانہ بدوش خاندان سے تھا۔ اس کا باپ تھامس لنکن (Thomas Lincocn) معمولی وضع کا سیدھا سیدھا لکڑ ہارا تھا۔ جو روایتی تعلیم سے بالکل عاری تھا۔ لیکن دیگر خاندانوں کے سربراہوں کی طرح اپنے زیر کفالت کنبہ کی پرورش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتا تھا۔ اسکی ماں نینسی ہانکس لنکن Nancy Hanks Lincoln زرد رنگ کی عمومی گھریلو خاتون تھی۔ جو روائتی مذہبی تعلیم کی حامل تھی۔ اور صبح سویرے اٹھ کر انجیل مقدس کی تلاوت کیا کرتی تھی۔ اور اپنے ننھے بیٹے ابراہام کو بھی بائبل کی تعلیم دیتی۔ جو تھوڑے عرصہ بعد ہی اپنے قوی حافظے کی بدولت انجیل کا کافی حصہ ازبر کرچکا تھا۔ اسوقت وہ اپنی ماں ہی کو علم و آگہی کا منبہ اور محبت و استقامت کی زندہ مثال تصور کرتا تھا۔ اور اس کا حد درجہ گرویدہ تھا۔ مگر نینسی اپنی اس پرآشوب اور کٹھن زندگی کے مصائب کا زیادہ عرصہ تک مقابلہ نہ کرسکی۔ اور 1819ء میں دق کے مرض Milk sickness or tremetol vomiting کا شکار ہوگئی۔ انکے گھر سے قریب ترین طبیب کا فاصلہ پینتیس میل تھا۔ انہوں نے اپنے وسائل اور حالات کے مطابق علاج معالجہ کیا۔ مگر بیماری کی شدت اور غذا کی کمی کے باعث ایسا

لگتا تھا جیسے اسے مزید زندگی کی خواہش نہ ہو۔ بالآخر وہ اسی سال فوت ہوگئی۔ اسے ایک عام سے صندوق(Box) میں رکھ کر، گھر کے قریب ہی درختوں کے نیچے دفن کر دیا گیا۔ ابراہام کو اپنی عظیم راہنماء اور محبت کرنے والی ماں کے مرنے کا بہت دکھ ہوا۔ وہ کئی دنوں تک ماں کی قبر پر روتا رہا۔ کافی عرصہ گزرجانے کے باجودا سے صبر نہ آرہا تھا۔ اس نے کنٹکی کے ایک پادری جسکے ساتھ انکے خاندانی مراسم بھی تھے، کو دعا کیلئے بلایا۔ وہ تقریباً سو100 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے انکے پاس آیا۔ اسکی ماں کی قبر پر دعا کی۔ اسوقت ابراہام کی عمر دس سال تھی۔ اب وہ اسکی ایک بڑی بہن گھر میں اکیلے رہ گئے تھے۔ تھوڑے ہی عرصے بعد انکے باپ نے ایک نئی خاتون سارہ جانسٹن(Sara johnston) سے شادی کر لی۔ جو بیوہ اور انکی ماں کی پرانی سہیلی تھی۔ اسکے تین بچے تھے۔ ابراہام اور اسکی بہن نے نئی ماں کو اپنے اجڑے گھر میں غنیمت جانا۔ جس سے گھر کی روشنیاں دوبارہ لوٹ آئی تھیں۔ اور ان نے اس بے رونق و بے کیف گھر کو عمدہ اور دلکش بنا دیا تھا۔ اور ابراہام کے شوق مطالعہ اور انکشاف و ایجاد کی لگن کی مزید حوصلہ افزائی کی۔ جس سے اسکی پوشیدہ صلاحتیں مزید نکھر کر سامنے آگئیں۔ وہ نئی امنگوں اور جواں جذبوں کیساتھ اپنی منزل کی تلاش میں نکل پڑا۔

ابراہام نے مختلف اوقات میں متفرق جگہوں سے کل تقریباً ایک سال کی کی تعلیم حاصل کی۔ جب اسکی عمر 10 سال تھی تو اس کا قد چھ فٹ دو انچ اور وزن 230 پاونڈ تھا۔ وہ لمبے بازوں، لمبی ٹانگوں اور چھوٹے سر کا بے ڈھنگی سا لڑکا لگتا تھا۔ جسکے بارے میں اسکے باپ نے کہا تھا کہ Roughly hewn with axe and needed to be smoothened by jack plane. یعنی" کلہاڑے سے بے ڈھنگا گھڑا ہوا، جیسے رندے سے ہموار کرنے کی ضرورت ہو"۔

براہام جنگلوں اور بیابانوں میں آوارہ خانہ بدوش خاندانوں کے بچوں سے چنداں مختلف نہ تھا۔ وہ ننگے پاؤں، میلے اور مختصر کپڑوں کا حامل تو ضرور تھا مگر ذہین اور حساس بھی تھا۔ اس کا باپ اپنی بندوق سے جنگلی جانور شکار کرتا تھا۔ جنگلی کھال کو سکھا کر اسکی ماں اسکے لئے لباس تیار کر دیتی تھی۔ ابراہام کا گھر لکڑی کے بڑے تختوں کو جوڑ کر بنایا گیا تھا۔ جسکے نہ دروازے اور نہ کھڑکیاں تھیں۔ اور اس کمرہ نما گھر کے سامنے والا حصہ کھلا تھا۔ یہاں سوکھے پتوں، گھاس کے بستر اور کچی مٹی کا فرش تھا۔ لکڑی ہی کے تختوں کو باہم ٹھونک کر سٹول اور میز کا عارضی(Disposales) فرنیچر تیار کیا گیا تھا۔ یہ خاندان پھر اسی ریاست کنٹکی کے قصبہ نولن کریک(Nolin Creek) سے نوب کریک(Knob Creek) منتقل ہو گیا۔ جو لوئس ول Louisvill سے 50 میل جنوب کی طرف تھا۔ 1816ء میں جب ابراہام کی عمر سات سال تھی تو یہ خاندان شمال کے غیر آباد علاقہ جنٹری ول، ریاست انڈیانا(Indiana) کوچ کر گیا۔ جہاں اسکی نئی ماں اپنے ساتھ بستر، کرسیاں اور خانوں والے میز جیسی چیزوں پر مشتمل سچ کا فرنیچر لے آئی۔ ابراہام جو پوری زندگی خشک پتوں اور گھاس سے بھرے، بوری نما اونچے بستر پر سوتا تھا۔ اب واقعی صحیح بستر پر سونے لگا۔ یہاں سے یہ خاندان 1830ء اس جب ابراہام اکیس 21 سال کا ہو چکا تھا، یہ خاندان میکن کاونٹی الینائس Macon County, IllinoisIllinois ہجرت کر گیا۔ نوجوان ابراہام کیچڑ بھرے کچے راستوں پر اپنے چار بیلوں کو جن پر انکے گھر کا سامان تھا اپنا سفر جاری رکھا۔ انہوں نے لکڑی کے تختوں کو جوڑ کر گھر Cabine بنایا۔ لکڑی کے تنوں کو پھاڑ کر بیرونی جنگلا بنایا۔ بے کاشت زمین کو آباد کرنے کیلئے اپنے سوتیلے بھائیوں کیساتھ ہل چلایا۔

اپنے روزمرہ مشاغل میں ابراہام دنیا کے دوسرے غریب بچوں سے یقیناً مختلف نہ تھا۔ وہ جو پڑھتا، اسے اونچی آواز میں دوسروں کو سناتا رہتا تھا۔ کبھی فی البدیہ تقریر کرنے لگتا۔ کہانیاں اور نظمیں سناتا اور اپنی طرف سے مختلف اشعار گھڑ کر سنانا شروع کر دیتا تھا۔ وہ جسمانی کھیلوں میں بھی پیچھے نہ رہتا تھا۔ اپنے لمبے مضبوط جسم سے لمبی چھلانگ لگاتا اور کشتی کرتا تھا۔ اسے اچھی انگریزی بولنے کا بھی بہت شوق تھا۔ وہ اپنی سٹور کی نوکری کے زمانے میں لوگوں سے الٹی سیدھی انگریزی بولنے کی کوشش کرتا رہتا تھا۔ اسی کوشش میں وہ اچھی انگریزی بولنے لگ گیا تھا۔ اسے مطالعے کا بھی حد درجہ شوق تھا۔ اسے جو بھی کتاب ملتی وہ اسے چاٹ ڈالتا۔ اپنی ماں کے انجیل پڑھانے کی وجہ سے موت تک اس مشغلہ کو جاری رکھا۔ اسی وسعت مطالعہ کی بدولت وہ مشکل سے مشکل اوقات میں فوری اور صحیح فیصلے کرنے کے قابل ہو گیا تھا۔ اپنے ابتدائی زمانے میں اسے کہیں سے کتاب "حیات واشنگٹن" مل گئی۔ جسے وہ گھنٹوں جھکے پڑھتا رہتا

تھا۔اوراسے بڑا سنبھال کے رکھتا تھا۔مگرایک دن جب شدید بارش ہوئی تو وہ گھر کے جس تختے پر رکھی تھی پانی پڑنے سے گیلی ہوگئی۔ابراہام نے تین دن کام کرکے کتاب کی قیمت چکادی۔ایک دفعہ ایک گرائمر کی کتاب خریدنے کیلئے ابراہام کوکئی میل کا فاصلہ طے کرنے پڑا۔ایک بار کسی دورہ(Survey) کرنے والے کوراہنما(Guide) کی ضرورت پیش آئی۔اس نے ابراہام کے مطالعہ کے شوق کو دیکھتے ہوئے ایک کتاب کی پیش کش کی اوراسی کے عوض اپنا کام مکمل کروالیا۔ابراہام بڑا ذہین،فراخدل اور حوصلہ مند تھا۔کئی ایک بار اسے لوگ پوری مزدوری بھی نہ دیتے،مگراس کے ماتھے پر کبھی شکن تک نہ آتی تھی۔اسکی کم مائیگی کا یہ عالم تھا کہ ایک سفید اخروٹ کی چھال سے رنگی پتلون حاصل کرنے کیلئے اسے تقریباً چار سو لکڑی کے تنے پھاڑنے پڑے۔

پیشے کے اعتبار سے ابراہام نے زندگی میں کئی ایک ذرائع معاش اختیار کئے۔پہلے پہل وہ لکڑیاں پھاڑنے،زمین گھوڈنے اور کاشت کاری جیسے کام کرتا تھا۔اردگرد کے کسانوں کے چھوٹے موٹے کام کردیا کرتا تھا۔اس کام میں اسے اپنے لمبے تڑنگے اور مضبوط جسم کے بھرپور استعمال کا موقع میسر آجاتا تھا۔اور جو مزدوری ملتی،لاکر اپنے والدین کو دے دیتا تھا۔سترہ سال کی عمر میں جبکہ وہ ریاست انڈیانہ کے قریب علاقہ جنٹری ول میں رہتا تھا۔دوڈالرفی ہفتہ اور دووقت کے کھانے کے عوض اسے انڈرسن کریکAnderson's Creek Ferry, near Troy, Indianaمیں کشتی کے ذریعے مسافروں اور دیگر سامان کے منتقلtransport کرنے کی نوکری مل گئی۔رفتہ رفتہ وہ محنت اور ایمانداری کی بدولت مالک کا منظورنظر بن گیا۔اورایک دفعہ کچھ سامان مسیسپیMississípi سے نیواورلینNew Orleans, Louisianaلے جانے کی ذمہ داری سونپی۔اس موقع پراسے پہلی بارعلاقے کے باہر کی دنیا دیکھنے کا موقع ملا۔جہاں اس نے دولت وثروت کی ریل پیل کا نظارہ کیا۔نت نئے اسباب ووسائل اور شہر کی روشنی ورنگینی دیکھی۔مگرایک چیز جسے وہ دیکھ کر بجھ سا گیا،وہ غلام تھے۔مٹیالے رنگ کے بے کس،مجبور اور بے بس انسانوں کو گندے اور بوسیدہ لباس میں جانوروں سے بدتر زندگی گزارتے دیکھ کر وہ آمدیدہ ہوگیا۔وہ انکی زنجیروں کی جنکارسن کر دلگیر وگلوگیر ہوکر پسیج گیا۔وہ افسردہ ہوکر بجھ سا گیا۔جو یقیناً اسکے سلیم الفطرت اور حساس مزاج ہونے کی غمازی ہوتی ہے۔یہاں ہرطرف شور برپا تھا۔سپینیSpanish, پرتگالی،فرانسیسی اورانگلش میں آوازے لگائے جارہے تھے۔مگر ان سب زبانوں کے مخاطب مظلوم غلام ہی تھے۔جنکی تمام ترکمزوری ونقاہت کے باوجود انہیں بھرپور کام کرنے پر مجبور کیا جارہا تھا۔اس ظلم و بے بسی کو دیکھ کر،اس غریب،مفلس اورانتہائی معمولی سماجی حثیت کے حامل ابراہام نے ایک عزم کیا۔اس نے اپنے آپ اوراپنے خدا سے غلامی کے اس مکروہ دھندے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا وعدہ کرلیا۔تیس سال بعد غربت وتنگدستی میں پرورش پانے والا ابراہام واقعی وہ کام کرنے میں کامیاب ہوگیا۔جو شائد دنیا کے سبھی دولتمند مل کر بھی اپنی تمام تر مادی قوت اور حکومت واقتدار کی طاقت کے باوجود بھی انجام نہ دے سکتے۔بحرحال،ابراہام نے اس سفر سے حاصل ہونے والے چوبیس ڈالر اپنے باپ دے دیئے۔پھروہ کچھ عرصہ بے روزگار پھرتا رہا۔ایک شخص مسٹرڈینٹن آفٹMr. Denton Offuttنے اسے دوبارہ سنگامون،الینائس اور مسیسپی دریاؤںSangamon, Illinois, and Mississippi riversکے راستے اورلینزNew Orleans جانے کی پیشکش کی۔جہاں اس نے پہلے سے بھی بہتر انداز میں اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔اوراسکے مالک نے واپسی پراسے نیوسلمNew Salem میں اپنے سٹور کا نگران بنادیا۔جہاں وہ مقامی لوگوں میں اپنی ایمانداری اور خوش مزاجی کے سبب پسند کیا جانے لگا۔وہ فارغ اوقات میں مختلف کتابوں کا مطالعہ کرتا رہتا تھا۔ان دنوں نیوسلم سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر مخصوص موسموں میں عدالت لگتی تھی۔جسے سننے کیلئے ابراہام اکثر وہاں جایا کرتا تھا۔ایک دن عدالت میں معروف وکیل جان ائے بریکن رج(John A. Brakenridge)نے قتل کے ایک مجرم کیلئے بحث کی۔توابراہام اسکی فصاحت وبلاغت اور پرزور،مدلل تقریر سے بہت متاثر ہوا۔جب عدالت برخاست ہوئی تو اس نے عقیدت سے مغلوب ہوکر آگے بڑھ کر اس وکیل سے ہاتھ ملانا چاہا۔مگروہ اسے نظرانداز کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔تقریباً تیس30 سال بعد جب وہ متحدہ امریکہ کا صدر بنا تو واشنگٹن میں اسکی ملاقات جان ائے بریکن سے ہوئی تو اس نے واقعہ یاد کرایا اور شکریہ ادا کیا۔

کچھ عرصہ بعد مسٹرآفٹ کے سٹور کا دیوالیہ ہوگیا۔ابراہام دوبارہ بے روزگار ہوگیا۔انہیں دنوں الینائس ریاستIllinois Stateمیں مقیم قبیلے کے سردار

بلیک ہاک Black Hawk نے لڑائی چھڑ گئی۔حکومت نے رضا کار بھرتی کرنے شروع کر دیئے۔ نیوسلم سے جو دستہ بنا، ابراہام اس کا کپتان بنا دیا گیا۔اگرچہ کہیں اسے عملی جنگ کا سامنا تو نہ ہوا لیکن وہ ہمیشہ اپنے سے زیادہ ساتھیوں کا خیال رکھتا تھا۔جس سے لوگ اس سے محبت کرنے لگے تھے۔ انہیں دنوں ابراہام نے قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا اور وکیل بننے کا ارادہ کر لیا۔اور بقیہ زندگی اسی پیشے سے منسلک رہا۔اسی دور میں اس نے اپنے ایک جاننے والے جیمز رٹلج James Rutledge کی بیٹی این رٹلج Ann Rutledge سے مراسم پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جو پہلے ایک میکنل (McNeil) نامی شخص سے منسوب تھی۔جس نے کچھ عرصہ بعد اسے چھوڑ دیا۔تو ابراہام کے مقدر جاگ اٹھے۔مگر بدقسمتی سے این 1834ء میں مر گئی۔جسکے غم میں ابراہام کئی دن افسردہ رہا۔اسکے ایک دوست ولیم ایچ ہرڈن(William H.Herdon) کے بقول اس سے ابراہام کے تمام تر رجحانات اورعزائم منتشر ہوکر رہ گئے تھے۔اسے زندگی میں پہلی دفعہ اپنی ماں کے مرنے اوردوسری بار اپنی محبت کے فوت ہونے کا دکھ ہوا۔ابراہام کی کچھ عرصہ بعد 4 نومبر 1842ء اوون میری ٹوڈ Owen Mary Todd سے شادی ہوگئی۔جس سے وہ چنداں مطمعئین اور خوش نہ تھا۔لیکن پھر بھی اس نے اپنی متحمل مزاجی اور انکساری کی بدولت آخر تک اس کو نبھایا۔اسکے چار بچے رابرٹ Robert، ایڈورڈ Edward، ویلی Willie اور ٹیڈ Tad تھے۔

ابراہام نے زندگی میں کئی نمایاں کارنامے انجام دیئے۔1832 میں ایلینائس کے ریاستی قانون دان Illinois State Legislator کی حیثیت سے علاقائی نمائندگی کا الیکشن لڑا مگر ہار گیا۔1834ء میں دوبارہ کھڑا ہوا اور جیت گیا۔ پھر 1838ء اور 1840ء میں بھی کامیاب ہو گیا تھا۔ 1846ء میں اس نے کانگرس کی رکنیت کیلئے انتخاب لڑا اور کامیاب ہوگیا۔1854ء میں بھی وہ منتخب ہوگیا،مگر ان نے سینٹ کی رکنیت حاصل کرنے کیلئے یہ سیٹ چھوڑ دی۔ 17 جون 1856ء میں جمہوری پارٹی(Democratic Party) نے فلاڈلفیاءPhiladelphia میں اپنے منعقد ہونیوالے دوسرے اجلاس میں اسے نائب صدر چن لیا۔1858ء کو جمہوری پارٹی کی طرف سے وہ سینیٹر بن گیا۔مئی 1860ء میں جمہوری پارٹی نے اپنے شکاگو میں منعقد ہونیوالے قومی جلسے (Notional Convention) میں اسے صدارت کیلئے نامزد کر دیا۔ 6 نومبر کو ابراہام امریکا کا صدر منتخب ہو گیا۔ فروری 1861ء کو وہ واشنگٹن منتقل اور 4 مارچ کو اسکی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ابراہام کے منتخب ہونے سے مغربی امریکی ریاستیں چوکس ہوگئیں۔ جنہیں غلامی کے اختتام کیساتھ اپنی معاشی خوشحالی کی بھی شام نظر آنے لگی۔انکی ساری آس انہیں غلاموں سے وابستہ تھی۔20 دسمبر 1860ء کو ابراہام کے منتخب ہونے کے چند ہی دنوں بعد صوبہ مغربی کیرولینا(South Carolina) کی ریاستہائے متحدہ سے منحرف ہوگیا۔جسکی دوسری مغربی ریاستوں بشمول مسی سیپی Mississipi،فلوریڈا Florida ،الباما Alabama جارجیا Gorgia،لوئیسیانا Louisiana نے پیروی کی۔ بالآخر مغربی کیرولینا نے 12 اپریل 1861ء کو قلعہ سمٹر (Fort Sumter) پر گولہ باری کرکے اس خانہ جنگی کا باقاعدہ آغاز کر دیا۔جس کا پیشگی خدشہ محسوس کیا جارہا تھا۔ابراہام نے اپنے عظیم انسانی مقصد کے حصول کیلئے زندگی کے آخری سانس تک جدوجہد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔اور پچھتر ہزار (75,000) رضا کار طلب کر لئے۔ بتالیس ہزار (42,000) کا مزید مطالبہ کیا۔کانگرس نے اسکی درخواست پر جنگ کیلئے 5 لاکھ افراد اور 50 کروڑ ڈالر کی منظوری دے دی۔اب لنکن پوری طرح سے جنگ میں ڈوب چکا تھا۔اسکے کھانے پینے،سونے اور آرام کرنے کے اوقات بکھر کر رہ گئے۔وہ بہترین جنگی نقشوں، پہاڑوں، دلدلوں اورکئی طرح کی جنگی منصوبہ بندیوں میں منہمک رہتا تھا۔مسلسل چھ ماہ کی تباہ کن جنگ کے بعد بالآخر بغاوت فروتر ہوگئی۔فریقین کے تقریباً دس(10) ہزار افراد مارے گئے۔ابراہام نے جسکے بقول اس نے غلامی ختم کرنے کا اپنے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے۔1862 کو تیرویں دستوری ترمیم 13th Consitutional Ammendement سے منشور آزادی جاری کر دیا۔جس سے ملک کے تقریباً چالیس 40 لاکھ غلام آزاد ہو گئے۔

ابراہام کو شاید اپنے اس تاریخی کارنامے کا احساس تھا۔جس نے ایک موقع پر کہا تھا کہ " مجھے موہوم سا اندیشہ ہے کہ اس بغاوت کے ختم ہوتے ہی میری زندگی بھی ختم ہو جائے گی"۔پھر جب وہ فروری 1861ء کو واشنگٹن منتقل ہوا تھا تو اسے اپنے پرانے اور بہترین دوست ولیم ایچ ہیریڈن (William

H.Herdon) جسکے ہاں وہ رہائش پذیر تھا) سے گزارش کی کہ اپنے گھر کی تختی پر میری واپسی تک میرا نام نہ مٹائے۔ وفادار دوست نے کہا کہ تمہاری واپسی کیا، یہ پوری زندگی لکھا رہے گا۔ وہاں ابراہام نے کہا کہ "شاید اب میں کبھی واپس نہ آسکوں"۔ باغیوں کے ہتھیار ڈالنے کے پانچ 5 دن بعد ابراہام فورڈ تھیٹر (Ford Theater) میں اپنی اہلیہ اور ایک میجر کیساتھ امریکن کزن (Our American Cousin) ڈرامہ دیکھنے گیا۔ وہاں ایک انتہا پسند (Frustrated) اداکار جان ویلکس بوتھ (John Wilkes Booth) نے ابراہام کے کمرہ (Box) میں گھس کر اسکے سر پر گولی ماردی۔ اور سٹیج کی طرف کود گیا۔ مگر بعد میں اسے بھی گولی ماردی گئی۔ ابراہام کو اسکے لمبے قد کے باعث ایک بستر پر ترچھا لٹا دیا گیا۔ ڈاکٹر طلب کر لئے گئے۔ جنکی سر توڑ کوشش کے باوجود ابراہام زخم کی تاب نہ لا سکا۔ 15 اپریل 1865ء کو صبح سات بجکر بیس منٹ پر تقریباً چھپن (56) سال کی عمر میں اپنی زندگی میں کئی جگہیں بدلنے والے خانہ بدوش خاندان سے تعلق رکھنے والا ابراہام ہمیشہ کیلئے اس دنیا سے بھی کسی اور منزل کیلئے کوچ کر گیا۔

References

Burlingame, Michael (2008). Abraham Lincoln: A Life (2 volumes). Johns Hopkins University Press. ISBN 978-0-8018-8993-6.

Cox, LaWanda (1981). Lincoln and Black Freedom: A Study in Presidential Leadership. University of South Carolina Press. ISBN 978-0-87249-400-8.

Holzer, Harold (2008). Lincoln President-Elect: Abraham Lincoln and the Great Secession Winter 1860-1861. Simon and Schuster. ISBN 978-0-7432-8947-4.

McPherson, James M. (2008). Tried by War: Abraham Lincoln as Commander in Chief. Penguin Press. ISBN 978-1-59420-191-2.

Neely, Mark E (1984). The Abraham Lincoln Encyclopedia. Da Capo Press. ISBN 978-0-306-80209-6.

Neely, Mark E (1994). The Last Best Hope of Earth: Abraham Lincoln and the Promise of America. Harvard University Press. ISBN 978-0-674-51125-5.

Peraino, Kevin. Lincoln in the World: The Making of a Statesman and the Dawn of American Power (2013).